مُردوں کو زندہ کرنے کے واقعات



تحقیق وتالیف

سراج اہلسنت علامہ مفتی محمد سراج احمد سعیدی قادری

اوچشریف ضلع بہاولپور 06902-52030

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــ مُردوں کو زندہ کرنے کے واقعات

مؤلف ـــــــــ سراج اہلسنت علامہ مفتی محمد سراج احمد سعیدی قادری
ناظم اعلیٰ جامعہ سعیدیہ اویسیہ عزیز العلوم (رجسٹرڈ) اوچ شریف
ضلع بہاولپور 52030-06902

صفحات ـــــــــ 36

قیمت ـــــــــ 15روپے

تعداد ـــــــــ ایک ہزار (باراول) جنوری 2005ء

کمپوزنگ ـــــــــ شاہین رسول (شاہین کمپیوٹرائزڈ پرنٹنگ ایجنسی اوچشریف)

ناشر ـــــــــ کاظمی ادبی اکیڈمی مدرسہ عزیز العلوم (رجسٹرڈ) اوچشریف

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومرسلین کو مطاع اور حاکم بنا کر بھیجا ہے (سورۃ النساء آیت ۶۴ کا ترجمہ ملاحظہ ہو) اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا اس لئے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے اللہ تعالیٰ کے حکم سے (البیان ص ۱۳۳) اس آیت سے ثابت ہوا کہ مرسلین علیہم السلام تمام کائنات کے حاکم ومطاع ہیں دنیا ان کی محکوم ومطیع ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد ربانی ہے (النساء آیت ۶۵ کا ترجمہ ملاحظہ ہو) تو (اے محبوب) آپ کے رب کی قسم وہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم مانیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو ان کے درمیان پیدا ہو۔ پھر نہ پائیں وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی ہر اس فیصلے سے جو آپ نے کیا اور بخوشی دل سے مان لیں (البیان ص ۱۳۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں آپ ساری خدائی کے رسول ہیں لھذا آپ ساری مخلوق وتمام کائنات اور پوری دنیا کے مخدوم ومطاع وحاکم ہیں انسان حیوان، جن، فرشتے، ذی روح، اور غیر ذی روح گویا سب کے سب آپ کے مطیع وفرمانبردار اور غلام ہیں آپ کی حکومت ساری دنیا پر ہے اور ہر خیر کثیر آپ کے پاس ہے (انا اعطیناک الکوثر) آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی کنجیاں مجھے عطا فرمادی ہیں (اتیت بمقالید الانیا الخ "الحدیث" مقام رسول ص ۲۸۸- آپ کے دو وزیر آسمانوں میں رہتے ہیں اور دو وزیر زمینوں میں (الحدیث۔ ترمذی ج ۲ ص ۲۰۸ و مشکوٰۃ ص ۵۶۰)

سَلْ یَا رَبِیْعَۃُ کے تحت امام اہلسنت شیخ محقق اور امام الوھابیہ نواب صدیق

حسن غیر مقلد نے لکھا ہے۔ تمام کام حضور ﷺ کے ہاتھ میں ہیں جو چاہیں جس کیلئے چاہیں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے عطاء فرمائیں۔ یا رسول اللہ دنیا وآخرت آپ کے جود وسخا سے کچھ حصہ ہے اور لوح وقلم کا علم آپ کے علوم سے کچھ حصہ ہے (اے مسلمان) اگر تو دنیا وآخرت کی خیریت کی آرزو رکھتا ہے تو سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو اور جو چاہے آپ سے مانگ لے (اشعہ ج ا ص ۳۹۶ و مسک ج ا ص ۵۲۱)

آپ ﷺ مالک ملک احدیت اور عزیز مصر صمدیت ہیں۔ چاند توڑتے ہیں، سورج موڑتے ہیں، اندھوں کو آنکھیں دیتے ہیں، گنگوں کو زبانیں دیتے ہیں، جہنمیوں کو بہشتی بناتے ہیں حجروں وشجروں سے اپنا کلمہ پڑھواتے ہیں جدائی میں رونے والے کھجور کے خشک تنے کو جنت میں لگاتے ہیں اور مردوں کو دوبارہ زندگی عطا فرماتے ہیں چنانچہ روایت میں موجود ہے کہ۔

واقعہ ۱:۔ حضور ﷺ کو اگر کوئی دعوت کرتا تو آپ اسے رد نہ کرتے۔ ایک دن آپ کو جابرؓ نے دعوت دی۔ آپ نے فرمایا فلاں دن آنا جب مقررہ دن آیا تو آپ جابرؓ کے گھر تشریف لے گئے، اس نے رسول ﷺ کو اپنے گھر دیکھا تو بہت مسرور ہوا، خوشی اور شادمانی کے عالم میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا اور خوش وخرم ہو کر آپ کے پاس آیا اور آپ کو اندر تشریف لانے کیلئے عرض کیا۔ آپ اندر آئے تو جابرؓ نے بکری کا بچہ ذبح کیا پھر اسے پکانے کا بندوبست کرنے لگے، حضرت جابرؓ کے دو بیٹے تھے، بڑے نے چھوٹے سے کہا آ تجھے بتاؤں۔ ہمارے والد نے ہمارے میمنے کو کس طرح

ذبح کیا اُس نے چھوٹے بھائی کو زمین پر لٹایا اور اور اس کے گلے پر چھری چلادی تو وہ بچہ ذبح ہو گیا۔ جب حضرت جابرؓ کی بیوی نے اسے دیکھا دوڑ کر اسکی طرف آئی لیکن وہ خوف کیوجہ سے مکان کی چھت پر چڑھ گیا ماں اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی ماں کے ڈر کی وجہ سے بچہ چھت سے گر گیا اور گرتے ہی واصل بحق ہو گیا۔ اس صابرہ نے اس واقعہ پر رونا دھونا نہ کیا بلکہ صبر اختیار کیا کہیں ایسا نہ ہو کہ سرکار کی دعوت میں خلل آجائے۔ بی بی نے دونوں بچوں پر ایک کپڑا ڈال دیا اور کسی کو اس حادثے کی خبر نہ ہونے دی اگرچہ وہ بظاہر خوش تھی لیکن اندر سے خون کے گھونٹ پی رہی تھی۔ بکرے کو پکانے تک حضرت جابر کو بھی خبر نہ ہوئی کھانا پکا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جابر کو کہیں کہ اپنے دونوں بیٹے بھی کھانے کیلئے لائے تا کہ آپ کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں جابر کو حکم ملا تو وہ گھر گئے اور پوچھا بچے کہاں ہیں انہوں نے بتایا وہ کہیں باہر گئے ہوئے ہیں جابر نے آکر اطلاع دی میرے بچے اس وقت موجود نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم ہے ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے جب اس صابرہ، شاکرہ سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے رو کر بچوں کی لاشوں سے کپڑا اٹھایا اور سارا واقعہ بتا دیا دونوں روتے ہوئے آپ ﷺ کے قدموں میں گر گئے سارے گھر میں کہرام مچ گیا، جبریل علیہ السلام نے آکر کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان بچوں کی لاشوں پر کھڑے

ہو کر دعا کریں زندگی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ تشریف لائے اور بچوں کیلئے دعا فرمائی وہ اسی وقت بحکم الٰہی زندہ ہو گئے (ش، ص ۱۴۳، م ج اص ۳۵۹)

واقعہ ۲ :۔ حضرت جابرؓ نے ایک بکری پکائی اور اسے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں لے گئے۔ آپ نے فرمایا تم سب کھاؤ مگر ہڈیاں نہ توڑنا پھر آپ نے سب ہڈیوں کو جمع کرایا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا تو دیکھتے ہی دیکھتے بکری زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کان ہلانے لگی آپ نے جابرؓ کو فرمایا اپنی بکری پکڑ لو وہ بکری پکڑ کر گھر چلا گیا گھر آئے تو اس کی بیوی نے پوچھا یہ بکری کہاں سے لائے ہو اس نے کہا قسم بخدا یہ وہ بکری ہے جو ہم نے ذبح کی تھی، حضور ﷺ کی دعا سے اللہ نے اسے زندہ کر دیا ہے وہ بولی اشہدانہ رسول اللہ۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں (حجۃ ص ۴۲۲)

واقعہ ۳ :۔ حضور ﷺ نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی اس نے کہا کہ جب تک آپ میری مری ہوئی بچی کو زندہ نہ کریں گے میں ایمان نہیں لے آتا۔ آپ نے فرمایا تم میرے ساتھ اسکی قبر پر چلو میں اسے زندہ کرتا ہوں جب آپ قبر پر پہنچے تو اسے اس کا نام لیکر پکارا اس نے کہا لبیک وسعدیک یارسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اپنے ماں باپ کے پاس واپس آجاؤ وہ کہنے لگی یارسول اللہ قسم بخدا میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنے والدین سے زیادہ بہتر پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے اچھا (حجۃ ص ۴۲۲)

واقعہ ۴ :۔ امام قاضی عیاضؒ حضرت امام حسن بصری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایک آدمی بارگاہ رسول کریم ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا

یارسول اللہ میں نے اپنی چھوٹی بیٹی کو فلاں جنگل میں گاڑ دیا تھا آپ اس کے ساتھ جنگل کی طرف روانہ ہوئے جب وہاں پہنچے تو اسے نام سے پکارا اور فرمایا تو اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ تو وہ اپنی قبر سے باہر نکل آئی اور اسکی زبان پر جاری تھا یارسول اللہ میں حاضر ہوں تابعدار ہوں آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ اسلام لے آئے ہیں اگر تو چاہے تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا دوں وہ کہنے لگی اب ادھر جانے کی ضرورت نہیں رہی میں نے ان دونوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ بہتر پایا ہے (حجۃ ص ۴۲۲) حجۃ اللہ علی العلمین

واقعہ ۵ :۔ تفسیر ام المعانی میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر کسی مصلحت سے حضرت علیؑ کو باہر بھیجا تھا جب آپ واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ آپ کو معلوم ہے کہ کل رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا فرمایا۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا کل میں نے اپنے والدین اور چچا ابو طالب کی مغفرت کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے حبیب ہم اس بات کا فیصلہ کر چکے ہیں کہ جو شخص آپ پر ایمان نہ لائے اور اپنے باطل معبودوں سے کنارہ کش نہ ہو ہم اسکو جنت میں ہرگز داخل نہ کریں گے۔ اچھا اے میرے حبیب اگر آپ اصرار کرتے ہیں تو فلاں وادی پر چلے جاؤ اور وہاں اپنے والدین اور چچا کو آواز دے کر بلاؤ۔ وہ زندہ ہو کر آپ کے پاس آئیں گے آپ انہیں اسلام کی دعوت دیں وہ اسے تسلیم کر کے آپ پر ایمان لائیں

گے (اس کے بعد میں انہیں جنت میں داخل کردوں گا) چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو وہ تینوں اپنی قبروں سے زندہ اٹھ کر مجھ پر ایمان لائے (اور اسی طرح وہ تینوں بہشت میں داخل ہوئے) القول السدید ص ۳۲، سبع سنابل)

واقعہ ٦- ایک چرواہے کا بیٹا حضور ﷺ کی بارگاہ میں دودھ لایا کرتا تھا اچانک وہ فوت ہوگیا اس کا باپ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا بیٹا فوت ہوگیا ہے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے میں دعا کردوں وہ زندہ ہو جائے گا اگر تو صبر کرے تو وہ تیرا بیٹا قیامت کے دن تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھے جنت کے اس دروازے سے لے جائے گا جسے تو پسند کرے گا اس نے کہا یہ سعادت صرف مجھے نصیب ہوگی آپ نے کہا تجھے بھی اور اس مومن کو بھی جو صبر کرے گا۔ علماء کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ مردوں کو زندہ کرنے کا اختیار عطا فرما دیا تھا بلکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے آل اطہار و صحابہ کرام و اولیاء اللہ پر بھی اللہ تعالیٰ کا یہ کرم تھا کہ وہ بھی مردے زندہ کرتے رہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

(الانفال آیت ۲۴ کا ترجمہ ملاحظہ ہو) اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاؤ جب تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندہ کردے گی۔ تفسیر خزائن العرفان میں ہے اس چیز سے مراد ایمان ہے کیونکہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے زندگی حاصل ہوتی ہے۔ ایمان آپ کی محبت کا نام ہے (الحدیث) قتادہ نے کہا وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دلوں کی

زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمت دارین ہے (قرآن ہمارے
پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہیگا) محمد بن اسحاق
نے کہا وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ ذلت کے بعد عزت
عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہداء
اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں (جہاد و شہادت کا تعلق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات ستودہ صفات سے ہے۔ جب مندجہ بالا چیزوں سے زندگی ملتی ہے تو
حبیب خدا اشرف انبیا صلی اللہ علیہ وسلم بطریق اولی زندگی عطا کرنے والے ہوئے
۔اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ
کہتے ہیں (ترجمہ) میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے جیسی صورت بناتا
ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اڑنے والی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ
کے حکم سے۔ اور میں شفاء یاب کرتا ہوں مادر زاد اندھے اور برص والے کو
اور میں جلاتا ہوں مردے اللہ حکم سے اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں اس چیز کی جو
تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو بیشک ان سب باتوں میں
تمھارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم مومن ہو۔ (۳/۴۹، البیان ص ۸۴)
اس سے ثابت ہوا کہ اللہ والے پرندے بنا سکتے ہیں مادر زاد اندھوں کو
آنکھیں اور ہر بیمار کو شفاء عطاء فرما سکتے ہیں اور مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں
اور پیٹ کی چیزوں اور گھر میں جمع شدہ اشیاء کو جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل
وکرم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا۔

واقعہ ۷ ایک کا نام عازر تھا وہ مرنے لگا اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر آپ کے تشریف لانے سے پہلے وہ مر گیا اور اسے دفن کر دیا گیا آپ اس کی قبر پر گئے اور اسے باذن اللہ زندہ کر دیا وہ قبر سے نکلا اور کئی سال زندہ رہا، شادی کی اور صاحب اولاد ہوا۔

واقعہ ۸ بڑھیا کا لڑکا آپ نے زندہ کیا اس کا جنازہ آپ کے سامنے گزرا، آپ نے دعا فرما کر اشارہ کیا تو وہ اٹھا اور نعش برداروں کے کندھے سے اتر کر کپڑے پہنے اور گھر آ گیا شادی کی اور صاحب اولاد ہوا، یہ بھی عرصہ دراز تک زندہ رہا۔

واقعہ ۹ عاشر کی لڑکی تھی شام کو مر گئی، آپ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے وسیلہ سے اسے زندگی عطا فرما دی اور وہ دوبارہ زندہ ہو گئی

واقعہ ۱۰ حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند کو ہزاروں برس مرے ہوئے گزر چکے تھے لوگوں نے عرض کیا آپ اسے زندہ کریں آپ سب کو لے کر اس کی قبر پر گئے دعا فرمائی تو سام نے سنا کوئی کہتا ہے اَجِبْ رُوحَ اللّٰہِ اللہ کے روح کا حکم مانو یہ سنکر وہ خوفزدہ ہو کر قبر سے اٹھ کھڑے ہوئے انہیں خیال آیا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اس ڈر سے اس کا آدھا سر سفید ہو گیا۔ جب انہیں صورت حال کا علم ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور آپ کی خدمت میں اپیل کی کہ اب انہیں سکرات کی تکلیف نہ ہو وہ قبر میں چلے گئے (خزائن العرفان)

واقعہ نمبر ۱۱ :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوحواری صادق وصدوق یا یوحنا و بولس انطا کیہ گئے لوگوں کو بت پرستی سے روکا اور سچے دین کی دعوت دی حبیب نجار نے ان سے سچے ہونے کا ثبوت مانگا تو وہ کہنے لگے ہم بیماروں کو شفاء دیتے ہیں، اندھوں کو بینا کرتے ہیں، برص والے کا مرض دور کرتے ہیں، دوسال گزر گئے حبیب کا بیٹا بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہوگیا حبیب ایمان لے آیا اور بیمار شفاء پانے لگے ان کو بادشاہ نے بلایا اور پوچھا تمہارا معبود کون ہے انہوں نے کہا جس نے ہمیں تمہیں اور تمہارے جھوٹے خداؤں کو پیدا کیا۔ بادشاہ نے ان کو قید میں ڈال دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اپنی صلاحیت کی وجہ سے بادشاہ کا مقرب بن گیا اور بادشاہ سے پوچھا وہ دو آدمی جو قیدی ہیں وہ کیا کہتے ہیں ان کو بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے وہ دربار میں لائے گئے۔ ان سے پوچھا تمہیں کس نے بھیجا ہے، انہوں نے کہا اللہ وحدہ لا شریکلہ نے جو ہر چیز کا خالق و مالک و رازق ہے شمعون نے کہا تم اپنی سچائی کی دلیل پیش کرو، وہ بولے ہماری سچائی کی دلیل بادشاہ کے پاس ہے وہ جو چاہے ہم سے مانگے۔ بادشاہ نے ایک اندھے کو بلایا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ بینا ہوگیا شمعون نے کہا، بادشاہ تم اپنے معبودوں سے کہو وہ بھی ایسا کر کے دکھائیں تاکہ تیری عزت و شان ظاہر ہو۔ بادشاہ نے کہا وہ تو ایسا نہیں کر سکتے، پھر بادشاہ نے صادق وصدوق کو کہا کہ اگر تمہارا معبود تمہاری دعا سے

مردے زندہ کردے تو ہم اس پر ایمان لے آئیں گے وہ بولے ہمارا معبود ہر چیز پر قادر ہے۔بادشاہ نے سات دن کا مرا ہوا مردہ منگوایا اسکی نعش گلی ہوئی تھی اور بدبو پھیل رہی تھی انہوں نے دعا کی تو وہ زندہ ہو گیا اور کہنے لگا میں مشرک مرا تھا مرنے کے بعد جہنم کی سات وادیوں سے گذارا گیا شرک بہت نقصان دینے والا ہے جن کی دعا سے میں زندہ ہوا ہوں ان کا دین قبول کرلو جو لوگ ایمان لے آئے وہ کامیاب ہو گئے جو محروم رہے وہ ہلاک ہو گئے (ت خ) تفسیر خزائن العرفان

واقعہ ۱۲ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے زمانے میں عامیل کو اس کے چچے کے لڑکے نے لالچ میں قتل کر دیا اور دوسری بستی والوں کے دروازے پر اسے ڈال دیا اور خود خون کا مدعی بن گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں مقدمہ پیش ہوا آپ نے فرمایا ایک گائے لائی جائے پھر فیصلہ ہو گا، بنی اسرائیل میں ایک نیک آدمی تھا اس کا ایک چھوٹا بچہ، بیوی اور ایک گائے تھی، جب وہ مرنے لگا تو گائے کو اللہ کے سپرد کر کے اسے جنگل میں چھوڑ دیا اور بیوی کو کہا کہ جب بچہ جوان ہو جائے تو تو اسے بتانا کہ وہ گائے گھر لے آئے گا جب بچہ جوان ہو گیا تو ماں نے بتایا تمہاری گائے فلاں جنگل میں ہے اس کی یہ نشانی ہے اور اسے اس طرح بلانا ہے جب تو اسے بلائے گا تو وہ تیرے پاس چلی آئے گی اسے پکڑ کر میرے پاس لے آ، وہ گیا اور گائے کو لے آیا اس کی ماں نے کہا اسے بیچنے کیلئے لے جاؤ اور رقم طے ہو جانے کے بعد بھی میری اجازت کے بغیر مت بیچنا۔گائے کا سودا چھ دینار میں ہو گیا

لیکن سوداگر نے اسے ماں سے پوچھنے سے روکا اس نے کہا یہ نہیں ہوسکتا وہ اپنی ماں کے پاس آیا اجازت چاہی اس نے اجازت دے دی لیکن پہلی شرط برقرار رکھی اب سوداگر نے بارہ دینار دینے چاہے اور ماں سے پوچھنے سے روکا لڑکا نہ مانا وہ ماں کے پاس آیا اور سارا حال سنایا تو ماں نے اسے کہا کہ وہ سوداگر نہیں، فرشتہ ہے اس سے پوچھو کیا ہم گائے فروخت کریں یا نہیں؟ فرشتے نے کہا۔ انتظار کرلو، جب اسرائیلی خرید نے آئیں تو اس کی قیمت یہ ہوگی، وہ اس کی کھال کو سونے سے بھردیں، چند دن کے بعد اسرائیلی آگئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضمانت پر گائے خرید گئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا پھر اس کے قتل کا الزام ایک دوسرے پر رکھنے لگے اور اللہ ظاہر فرمانے والا ہے جسے تم چھپاتے تھے تو ہم نے کہا اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کو مارو اس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردے جلائے گا اور اس دنیا میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ تم سمجھو۔ اسرائیلیوں نے گائے ذبح کی اور اس کا کوئی عضو مردے کو لگایا وہ بحکم الہی زندہ ہوا اور اپنے قاتل کا نام بتایا (ت خ) تفسیر خزائن العرفان التبیان ص ۲۰۷ تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۴۰۶

مسلمانو! جب ولی کے دروازے پر گاس کھانے والی گائے کی ہڈی ذریعہ حیات بن سکتی ہے تو ولی کا مقام کیا ہوگا۔

دور دراز من قدم اے خام پوست ☆ گر چہ مروم از من آید بوئے دوست

واقعہ ۱۳ بنی اسرائیل کی ایک بستی میں طاعون کی بیماری پھیلی تو وہ موت کے ڈر سے گھروں کو چھوڑ کر جنگل میں بھاگ گئے جب وہاں پہنچے تو سب کے سب مر گئے کچھ عرصہ بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے زندہ کئے

گئے اور کافی عرصہ وہ زندہ رہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اے محبوب، کیا
ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے اور وہ
ہزاروں تھے تو اللہ نے ان سے فرمایا، مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا بیشک اللہ
تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔ (البقرہ آیت 243، خزائن العرفان)

واقعہ ۱۴ ہمارے مرشد کریم امام اہلسنت حضور غزالی زماں نے ارقام
فرمایا ہے ابراہیم علیہ السلام عرض کرتے ہیں اے میرے رب مجھے دکھادے
تو مردوں کو کیسے جلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم آپ کا اس بات
پر ایمان نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور میرا ایمان
ہے لیکن میں اس لئے سوال کر رہا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہوجائے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا چار پرندے لے لو انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر انہیں ذبح کر
کے ہر پہاڑ پر ان میں سے ایک حصہ رکھ دو پھر ان کو پکارو وہ آپ کے پاس
دوڑتے چلے آئیں گے (ابراہیم علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی ذبح کے بعد
وہ پرندے دوڑتے ہوئے ان کے سامنے حاضر ہوگئے) حضور غزالی زماں
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں زندہ کرنا صرف اللہ کی شان ہے لیکن ان مردہ
پرندوں کی زندگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پکارنے پر ظہور میں آئی جو
اس امر کی روشن دلیل ہے کہ صفت احیاء، اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن اس کا ظہور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات اقدس میں ہوا یہی ہمارا ایمان ہے کہ
صفات الٰہی کا ظہور مقربان بارگاہ الٰہی میں علی وجہ الکمال ہوتا ہے اگر یہ

ناممکن ہے تو تخلقوا باخلاق اللہ۔ کے معنی کیا ہوں گے؟ اخلاق الٰہی کے جلووں سے متصف ہونا شرعی تقاضا ہے اگر اسے شرک کہا جائے تو کمال انسانی کا کونسا مقام باقی رہے گا۔ ایک صفت یا زیادہ صفات کے ظہور میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا یعنی جس طرح خدا کی صفات کا کسی بندے میں مستقلاً پایا جانا ممتنع عقلی ہے اس طرح ایک صفت الٰہی کا بھی بندے میں مستقل پایا جانا محال ہے (تسکین الخواطر ص)

واقعہ ۱۵ ایک راوی کہتا ہے ایک دن میں بہت سے آدمیوں کے ساتھ حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو۔ خذاربعة من الطیر فصرھن الیک۔ کا حکم فرمایا تھا تو کیا وہ پرندے ہم جنس تھے یا ایک دوسرے سے مختلف پھر فرمایا اگر تم چاہو تو تمہیں ویسا ہی کر کے دیکھاؤں ہم نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اے مور ادھر آجاؤ اسی وقت ایک مور حاضر ہو گیا پھر فرمایا اے کوے ادھر آؤ فوراً ایک کوا، آ گیا پھر کہا اے باز ادھر آؤ اسی وقت ایک باز حاضر ہو گیا پھر فرمایا اے کبوتر ادھر آؤ فوراً، ایک کبوتر آ گیا چاروں پرندے آ گئے تو آپ نے فرمایا ان کو ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور ایک کا گوشت دوسرے میں ملا دو لیکن ہر ایک کے سر کو بحفاظت رکھو اس کے بعد آپ نے مور کے سر کو پکڑ کر کہا اے مور ہم نے دیکھا اس کی ہڈیاں، پر، اور گوشت اس کے سر کے ساتھ مل گئے اور وہ ایک صحیح و سالم مور بن گیا اسی طرح دوسرے تین پرندوں سے معاملہ کیا وہ بھی زندہ ہو گئے (شواہد النبوۃ ص 248)

اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو بہت بڑی عزت وطاقت عطا فرمائی ہے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا غلام حضرت آصف بن برخیا نے ملکہ ملک سبا کے تخت اٹھانے کے بارے میں کہا میں اسے آپ کے پاس اس سے پہلے لے آتا ہوں کہ آپ کی پلک جھپکے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے حالانکہ یہ تخت سات محلوں یا سات کمروں کے اندر تھا ان کے دروازوں کو تالے لگے ہوئے تھے یہ تخت دو مہینے کے فاصلے پر پڑا ہوا تھا، تفہیم القرآن میں ہے کہ ۱۵سو میل کا فاصلہ تھا اور اس کی لمبائی ۸۰ گز چوڑائی ۴۰ گز اور بلندی ۳۰ گز تھی (خلاصہ آیات سورۃ النمل وتفاسیر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں سیدہ مریم نے کھجور کے خشک درخت کو ہاتھ لگایا تو اس میں جان آگئی اور اس سے پکی کھجوریں گرنے لگیں (خلاصہ آیات سورۃ مریم وتفاسیر)

ایک اسرائیلی ولی کی گائے کے جسم کے ٹکڑے لگنے سے مردہ زندہ ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا (سورۃ البقرہ مع تفاسیر) قرآن مجید میں ہے (ترجمہ) خبردار:۔ بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے، جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کیلئے بشارت ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں، اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہو سکتی یہ بہت بڑی کامیابی ہے (یونس آیت ۶۲ تا ۶۴۔ البیان ص ۳۶۳، ۳۶۴)

ایک اور مقام پر ہے اور جو سچی بات لے کر آئے اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی وہی (کامل) متقی ہیں ان کیلئے وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں

اپنے رب کے پاس یہی صلہ ہے نیکی کرنے والوں کا (الزمر آیت ۳۳،۳۴ البیان ص ۶۹۳)

حدیث قدسی میں ہے جس کے راوی حضرت ابوھریرہ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ میری فرض کی ہوئی چیزوں سے میرا قرب حاصل نہیں کرتا بلکہ میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے یہانتک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں

اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو میں پناہ دیتا ہوں اور میں جس کام کو کرنے والا ہوتا ہوں اس کے کرنے میں مجھے کوئی تردد نہیں ہوتا جس قدر مجھے نفس مومن سے ہوتا ہے کہ وہ موت کو مکروہ سمجھتا ہے اور میں اس کے برا سمجھنے کو مکروہ سمجھتا ہوں (بخاری مترجم دیوبندی ج ۳ ص ۵۲۸)

امام اہلسنت غزالی زماں سیدی و مرشدی قبلہ کاظمی کریم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب اللہ کے جلال کا نور ولی کے کان ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی آوازیں سن لیتا ہے اور یہی نور اس کی بصر ہو گیا تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور

یہی نور اس کا ہاتھ ہو گیا تو وہ بندہ مشکل اور آسان، دور اور قریب کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے (مقالات ج ۳)

دیو بند کے شیخ الحدیث جو غیر مقلدوں کے نزدیک بھی مستند ہیں لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا۔ کنت سمعه۔ فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبد متقرب بالنوافل میں اس کے جسم اور صورت کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی متصرف ہو گیا ہے (فیض الباری ج ۴ ص ۴۲۸)

غیر مقلدوں اور دیو بندیوں کے مشترکہ امام شاہ اسماعیل دہلوی۔ نے مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے جب اس طالب کے نفس کامل کو رحمانی کشش اور جذب کی موجیں احدیث کے دریاؤں کی گہری تہ میں کھینچ لے جاتی ہیں تو انا الحق۔ یعنی میں خدا ہوں اور لیس فی جبتی سوی الله یعنی میرے ہر دو پہلو میں بجز اللہ کے اور کچھ نہیں کا آوازہ اس سے صادر ہونے لگتا ہے اور یہ حدیث قدسی۔ یعنی میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور ایک اور روایت کی رو سے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے اسی حال کی حکایت ہے .... یعنی اس کے سوا میں اور کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ایسا بھید ہے جس سے بولنے والی زبان گونگی ہے اور زنہار خبردار اس معاملہ پر تعجب نہ کرنا اور انکار سے پیش نہ آنا کیونکہ جب وادی مقدس کی آگ سے نداء انی انا الله

رب العلمین ۔یعنی بیشک میں خدا ہوں تمام جہان کا پروردگار۔ صادر ہوئی تو پھر اشرف موجودات سے جو حضرت ذات سبحانہ وتعالیٰ کا نمونہ ہے اگر آنَا الحقُّ کی آواز صادر ہو تو کوئی تعجب کا مقام نہیں اور اس مقام کے لوازم میں سے عجیب عجیب خوراق (کرامات) کا صادر ہونا اور قوی تاثیر کا اظہار ہونا اور دعاؤں کا مستجاب اور قبول ہونا اور آفتوں و بلاؤں کا دور کر دینا اور اس معنی کی تصریح اس حدیث قدسی میں موجود ہے یعنی اگر وہ بندہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور اسے دونگا اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو ضرور اسے پناہ دونگا اور منجملہ لوازم اس مقام کے ایک یہ ہے کہ اس صاحب حال کے دشمن اور بد اندیش پر وبال اور مصیبت ٹوٹ پڑتی ہے چنانچہ حدیث قدسی۔ یعنی جس نے میرے ولی سے دشمنی کی تو میں لڑائی کیلئے میدان کارزار میں للکارتا ہوں اسی مضمون کا فائدہ دیتی ہے (صراط مستقیم ص ۳۰، ۳۱)

نیک بندہ جب اس مقام کو پالیتا ہے تو اس سے خوراق ظاہر ہوتے ہیں جنہیں کرامات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اللہ کے ولیوں کی کرامتیں سچی ہوتی ہیں ان کے منکر معتزلی ہیں ان کی کرامتوں میں ایک کرامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے زندہ کر سکتے ہیں چنانچہ درج ذیل واقعات اولیاء اللہ کی اس کرامت کے ثبوت میں پیش کیے جاتے ہیں جن کو غیر مقلد و دیوبندی بھی سچا مانتے ہیں۔

واقعہ ۱ ایک صحابیہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئی اپنا جواں سال لڑکا اپنے ساتھ لائی چند دنوں کے بعد اس کا لڑکا بیمار ہو گیا اور بیماری کی تاب نہ لا کر چل بسا۔ حضور علیہ وسلم صلی اللہ نے اس کی آنکھوں پر اپنے ید اللّٰہی ہاتھ رکھے اور اس کی تجہیز و تکفین کا حکم فرما دیا، لوگوں نے جب غسل دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا پہلے تم اس کی ماں کے پاس جاؤ اسے اس معاملہ سے آگاہ کرو حضرت انس نے جا کر اسے بتایا تو وہ انس کے ساتھ چل پڑی اور اپنے بیٹے کے پاؤں پکڑ کر دعا مانگنے لگی۔ اے اللہ میں آپ کیلئے بخوشی اسلام لے آئی ہوں اور بتوں سے نفرت کر کے انہیں چھوڑ چکی ہوں اور اپنی رغبت سے آپ کی طرف مہاجر بنی ہوں اے اللہ اب تو میری مصیبت سے بتوں کے پجاریوں کو خوش نہ کر اور مجھ پر اس مصیبت سے اتنا بار نہ ڈال جس کے برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ قسم بخدا ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ لڑکا اٹھ کر بیٹھ گیا اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی رخصت تک زندہ رہا اپنی ماں کا کاندھی بنا (جمال اولیاء تھانوی)

بعض محدثین نے اس واقعہ کو سرکار علیہ وسلم صلی اللہ کا معجزہ قرار دیا ہے کیونکہ کرامت میں معجزہ ہی کارفرما ہوتا ہے۔

واقعہ ۲ حضرت عثمان غنی ذوالنورین شہید مظلوم کی نعش مبارک آپ کے دروازے کے سامنے رکھی تھی اور آپ کی زبان مبارک سے یہ آواز جاری تھی طُق، طُق، دفن، دفن، یعنی مجھے جلدی دفن کر دو کی آواز سنی جا رہی تھی (کرامات صحابہ مصدقہ تھانوی صاحب بحوالہ استیعاب)

واقعہ ۳ صحابہ کرام نے ایک قبر کے پاس اپنا خیمہ لگایا تو قبر والے نے سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنی شروع کر دی اور اسے مکمل کر دیا صحابہ کرام نے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا قبر والے انسان نے اس سورۃ کو پڑھ کر ہونے والی تکلیف سے بچاؤ کیا کیونکہ یہ سورۃ سختیوں اور تکلیفوں کو روکنے والی ہے اور اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے (کرامات صحابہ ص ۸۵ بحوالہ مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۱۸۷، ۱۸۸ اور ترمذی ج ۲، ص ۱۱۷)

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے صالحین کی حیات برزخی جسمانی کو برقرار رکھا ہے ورنہ آپ فرما دیتے کہ قبر میں کوئی انسان صحیح سالم سننے اور پڑھنے کے قابل نہیں رہتا۔ الحمد للہ حضور پر نور ﷺ نے جو عقیدہ عطا فرمایا ہے اہلسنت اس پر قائم و دائم ہیں۔

واقعہ ٤ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں ہم چار بھائی تھے ہمارے بڑے بھائی حضرت ربیع پکے نمازی اور بڑے روزہ دار تھے سردیوں گرمیوں میں بھی دل کھول کر نفل پڑھتے اور روزہ رکھتے تھے جب انکا انتقال ہوا تو ہم ان کے پاس اکٹھے تھے اور ہم ان کیلئے کفن کا کپڑا لینے کیلئے آدمی بھیج چکے تھے انہوں نے اپنے منہ سے کپڑا اٹھا کر کہا السلام علیکم ہم نے کہا وعلیکم السلام کیا مرنے کے بعد تم بات چیت کرتے ہو فرمایا ہاں۔ تم سے جدا ہو کر جب میں پروردگار عالم سے ملا تو میں نے اسے غضبناک نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحمتوں کے بادل برسا کر جنت کی خوشبوئیں، جنت کی روزی

جنت کے لباس، اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے ہیں سنو حضور ابو القاسم رحمت
العلمین ﷺ میری نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے ہیں اب دیر مت لگاؤ
البدایہ والنہایہ ج 6 ص 158
اور جلدی کرو اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے (کرامات صحابہ ص ۸۷، ۸۸، ص ۳۰۳)
87 8 8 ص 303

واقعہ ۵ زید بن خارجہ کے انتقال کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھانے کیلئے خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کی تشریف آوری کا انتظار تھا۔ زید نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا اور کہنے لگے۔ السلام علیکم یا اهل البیت۔ لوگو بالکل خاموش ہو جاؤ، سنو رسول ﷺ نے حدیث میں فرمایا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے جو جسمانی طور پر تو دبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کرنے میں بڑے طاقتور اور قوت والے تھے اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ سب سے زیادہ سچے تھے وہ جس طرح مظبوط بدن کے آدمی تھے اس طرح احکام خداوندی جاری کرنے میں بھی بڑے سخت اور مظبوط تھے اور اب حضرت عثمان کی خلافت کے دو برس گزر چکے ہیں اور چند سال باقی ہیں یہ بھی سچ و صداقت کا پیکر ہیں ان کے دور خلافت میں تمام معاملات اور اشیاء پر فتنوں کا دباؤ ہے اور اُریس کے کنویں کو تو تم لوگ جانتے ہی ہو جہاں رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمان کے ہاتھ سے گر گئی تھی اور اسی دن سے فتنہ و فساد کے دوازے کھل گئے تھے اے عبداللہ بن رواحہ تم پر خدا کی سلامتی ہو کیا تم کو خارجہ وسعد کے حالات معلوم نہیں اس کے بعد وہ بالکل
البدایہ والنہایہ ج 6 ص 156
خاموش ہو گئے (کرامات صحابہ ص ۹۱، ۹۲ بحوالہ التہذیب ج ۳ ص ۴۱۰ تا ۴۱۴)

واقعہ ٦ ایک نابینی بڑھیا کا نوجوان بیٹا فوت ہوگیا اس نے اپنے انصاری بیٹے کے منہہ پر کپڑا ڈال دیا صحابہ کرام اسے تسلی دینے لگے۔ وہ کہنے لگی، اے اللہ تو جانتا ہے میں تیرے حبیب کی طرف اس امید پر ہجرت کر کے حاضر ہوئی کہ تو تکلیفوں میں میری مدد کرے گا آج میری مصیبت کو ٹال دے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا صدقہ میری مدد کر۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کے پاس بیٹھے تھے کہ اس مرے ہوئے جوان نے اپنے منہ سے کپڑا اٹھایا اور اپنی بوڑھی ماں سے کہنے لگا اب تم مت گھبراؤ میں زندہ ہوگیا ہوں ہم سب نے مل کر اس کے ساتھ کھانا کھایا۔

(کرامات صحابہ ص ۹۵ بحوالہ الکلام المبین ص ۱۰۴، ۱۰۵)

واقعہ ۷ حضرت ثابت بن قیس جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جب انہیں قبر میں اتارا گیا تو وہ کہنے لگے محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق، عمر الشہید عثمان البر الرحیم، صحابہ کرام نے ان سے سب کچھ سنا پھر وہ خاموش ہوگئے (کرامات صحابہ ص ۹۷)

واقعہ ۸ امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں منہال بن عمرو کا بیان ہے کہ دمشق میں یزیدی جب امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک لے کر جا رہے تھے ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا جب اس نے پڑھا ۔ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔ یعنی کیا آپ نے سمجھا؟ کہ غار والے اور کتبے والے ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے، تو حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک سے آواز آئی۔ اعجب من اصحاب الکہف قتلی و حملی

غار والوں سے زیادہ تعجب خیز میری شہادت اور میرے سر کو اٹھا کر لے جانا ہے (خصائص کبریٰ و شرح الصدور، یزید اہل اسلام کی نظر میں ص ۴۷، ۳)

واقعہ ۹ حضرت جعفر صادق علیہ السلام کا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جس کے سامنے اس کی گائے مری پڑی تھی وہ عورت اور اس کے بچے اسے رو رہے تھے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اللہ تعالیٰ تیری یہ گائے زندہ کر دے وہ بولی میں مصیبت زدہ ہوں آپ میرے ساتھ مذاق نہ کریں آپ نے فرمایا ہم مذاق کرنے والے نہیں پھر آپ نے دعا فرمائی تو گائے اٹھ کھڑی ہوئی۔ (شواہد ص ۳۳۴ اصفہو)

واقعہ ۱۰ ایک شخص یمن سے روانہ ہوا راستے میں اس کا گدھا مر گیا، اس نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی اے اللہ میں تیرے راستے کا مجاہد ہوں اور تیری رضا چاہتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تو انہیں قبروں سے اٹھائے گا آج مجھ پر کسی کا احسان نہ ڈال میرا یہ عرض پورا کر دے اور میرے گدھے کو زندگی بخش دے اس دعا کے بعد اس کا گدھا کان کھڑکاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا (قال البیہقی ھذا الاسناد صحیح خصائص کبریٰ)

واقعہ ۱۱ وہابیوں کے امام علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ (یزید پلید نے مدینہ منورہ والوں سے جب جنگ کی تھی تو اس وقت) سعید بن مسیب روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان کی آواز سنتے تھے اور انہیں نماز کے وقتوں کا پتہ چلتا تھا کیونکہ یزیدی فوجیوں کے ظلم و ستم کی وجہ سے کوئی بھی مسجد میں نہ آسکتا تھا مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ تین دن تک مسجد نبوی میں اذان و نماز نہ ہوئی تھی (الفرقان، لابن تیمیہ) اس واقعہ کی تفصیل ہماری کتاب یزید اہل اسلام کی

نظر میں موجود ہے وہاں دیکھیں۔

واقعہ ۱۲ علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ وصلہ بن اشیم کا گھوڑا دوران سفر مر گیا تو انہوں نے بارگاہ الوھیت میں عرض کیا مولیٰ۔ مجھ سے مخلوق کا احسان نہ اٹھوا۔ پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اس بے نیاز نے اس کے گھوڑے کو دوبارہ زندگی بخش دی جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ گھوڑے سے سامان اتار لو اس نے سامان اتارا تو گھوڑا مر گیا

(الفرقان بین اولیاء الرحمان واولیاء الشیطان)

واقعہ ۱۳ علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے ایک آدمی کا گدھا راستے کو مر گیا اس کے دوستوں نے کہا ہم آپ کا سامان تقسیم کر کے اٹھا لیتے ہیں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں اس نے کہا مجھے تھوڑی سی مہلت دو پھر اس نے وضو کیا دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست نیاز پھیلا کر دعا کرنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا گدھا زندہ کر دیا اس نے اس پر سامان لاد لیا (الفرقان) اور دوستوں کے احسان سے بچ گیا۔ مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ نماز کے بعد دعا مانگتے تھے اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے تھے

واقعہ ۱۴۔ حضور غوث الاعظم کی خدمت میں ایک عورت اپنا لڑکا سپرد کر گئی کچھ روز بعد اپنے لڑکے کو ملنے آئی تو اسے لاغر پایا، ماں کو اس پر بے حد رنج ہوا وہ حضرت غوث پاک کی خدمت میں عرض کرنے آئی تو اس نے دیکھا کہ غوث پاک مرغ کا گوشت کھا رہے ہیں وہ اور بھی جل بھن گئی

عرض کرنے لگی سرکار آپ تو مرغ کھائیں اور میرے بچے کو سکھا دیا آپ نے اس کی بات سننے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اللہ کے حکم سے مرغ بن جا تو وہ مرغ بن کر چلنے لگا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا جب اس قابل ہو جائے گا تو اس کو بھی مرغ کھلایا جائے گا۔ افاضات تھانوی

واقعہ ۱۵ سرکار غوث پاک وعظ فرما رہے تھے ایک چیل چیختی ہوئی آ گئی لوگوں کے وعظ سننے میں خلل ہونے لگا آپ نے چیل کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تیری گردن توڑ دے تو وہ زمین پر گر پڑی آپ جب وعظ سے فارغ ہوئے تو اس کے پاس گئے اور فرمایا اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر چلی جا تو وہ اُڑ گئی (غوث اعظمؒ)

واقعہ ۱۶ حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبند نے ایک بار اپنے ساتھیوں کو فرمایا تم مر جاؤ تو وہ مر گئے چاشت کے وقت سے لے کر دوپہر تک وہ اسی حالت میں رہے اور گرمی کی وجہ سے لاشوں میں تغیر آ رہا تھا کہ اچانک پھر آپ نے ان سے کہا کہ تم زندہ ہو جاؤ تو وہ زندہ ہو گئے (جمال اولیاء)

واقعہ ۱۷ حضرت مولانا عبدالرحمان جامی نقشبندی کو کسی امیر آدمی نے دعوت دی اس نے آپ کے لئے مرغی پکائی اور آپ کا اختیار، تصرف اور اللہ تک رسائی دیکھنی چاہی آپ جب تشریف لائے تو اس مرغی کو فرمایا تو اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ اس وقت زندہ ہو گئی (فیض الباری)

واقعہ ۱۸ بنجور میں ایک ولی اللہ نے پرندے کی گردن توڑ دی اس کے سر کو تن سے جدا کر دیا پھر اس کو جوڑ دیا تو وہ پہلے جیسی ہو گئی اور وہ پرندہ زندہ ہو کر اڑنے لگا (فیض الباری)

واقعہ ۱۹ حضرت سری سقطی کی مریدنی کا بچہ مدرسے میں پڑھتا تھا استاد نے اسے کسی کام کیلئے بھیجا تو وہ پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا استاد کو پتا چلا تو وہ حضرت سری سقطی کے پاس حاضر ہوا اور ماجرا بتایا آپ اس مریدنی کے گھر گئے اور اسے صبر کی تلقین کی مریدنی نے پوچھا حضور کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا ہے وہ اٹھی اور ڈوبنے والی جگہ پر پہنچی اور اپنے بیٹے کو نام سے پکارا اس نے جواب دیا جی امی اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا (بہشتی زیور)

واقعہ ۲۰ غوث پاک کا زمانہ تھا کہ دریائے دجلہ میں ایک کشتی بارات سمیت ڈوب گئی دولھا کی ماں روزانہ دریا کے کنارے پر جا کر روتی اس طرح اسے بارہ سال گزر گئے ایک بار آپ کا وہاں سے گزر ہوا تو عورت حسب عادت رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیا بات ہے اس نے اپنا ماجرا پیش کیا آپ نے سجدے میں سر رکھا اور دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کشتی والوں کو دوبارہ زندگی عطاء فرمادی (بڑھیا کا بیڑا وغیرہ)

جیڑا تیر کمانوں نکل ونجے اونکوں کامل پیر ولا بگدے ☆ بارہ سال دے بڈے بیڑے کوں سڈ مارتے غوث ترا سگدے
جے شیخ کریم دی نظر ہووے سکی لکڑی کوں پھل لا سگدے ☆ غلام دا محکم دین کھرل ہوں قطرے سیر بنا سگدے

واقعہ ۲۱ دیوبندی حضرات کے تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔ کرامتوں کی بہت سی قسمیں ہیں مردوں کو زندہ کرنا بھی اولیاء اللہ کی کرامت میں شامل ہے اور دلیل میں ابوعبید کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے ایک جنگل میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ ان کی سواری زندہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا (۲) مفرج دمامینی نے بھنے ہوئے پرندوں کے بچوں کو فرمایا اُڑ جاؤ تو وہ اڑ گئے (۳) شیخ ابدال نے مری ہوئی بلی کو آواز دی تو وہ دوڑ کر ان کے پاس آگئی (۴) شیخ ابویوسف دھمانی ایک مردے کے پاس تشریف لائے اور اسے حکم دیا تو کھڑا ہو جا تو وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عرصہ دراز تک زندہ رہا (۵) شیخ زین الدین کے گھر میں ایک بچہ چھت سے گر کر مر گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اسے دوبارہ زندگی مل گئی (جمال اولیاء) وہابیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوھی نے لکھا ہے، حق تعالیٰ، اولیاء کی قبولیت کے واسطے اکثر دعا ان کی قبول کرتا ہے یہ ان کی کرامت ہے مردہ زندہ کرنا خرق عادت و کرامت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۰۳)

واقعہ ۲۲ شیخ ابوبکر بن ہوار کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میرا لڑکا نہر میں ڈوب گیا ہے اس کے سوا میرا اور کوئی بیٹا نہیں میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو طاقت دی ہے کہ میرے بیٹے کو آپ پھر میرے پاس لوٹا دیں اگر ایسا نہ کیا تو میں قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کروں گی اور کہوں گی کہ میرے رب

میں ان کے پاس افسوس سے آئی تھی وہ میری پریشانی دور کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا آپ نے مراقبہ فرمایا اور کہا تیرا بیٹا کہاں غرق ہوا ہے وہ آپ کو لے کر کنارے پر آئی تو دیکھا کہ اس کا بیٹا پانی پر مردہ تیر رہا تھا پھر شیخ ابو بکر پانی پر تیر کر لڑکے کے پاس پہنچے اور اس کو اپنے کندھے پر اٹھا لائے اس کی ماں کو دے کر فرمایا لے جا میں نے اس کو زندہ پایا ہے وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر چلی گئی (بہجتہ الاسرار)

واقعہ ۲۳ حضور غوث اعظم کے خلیفے شیخ علی ہیئتی ایک دفعہ نہر الملک کے دیہات میں گئے وہاں دو بستیوں والے تلواریں نکال کر لڑنے کو تیار تھے ان کے درمیان ایک مقتول پڑا تھا وہ ایک دوسرے پر قتل کا الزام لگاتے تھے حضرت علی مقتول کے سامنے کھڑے ہو گئے اور اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر فرمایا اے اللہ کے بندے تجھے کس نے قتل کیا ہے وہ سیدھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں کھول دیں فصیح زباں میں کہنے لگا مجھے فلاں بن فلاں نے قتل کیا ہے تمام حاضرین نے اس کی آواز سن لی پھر وہ پہلے جیسا ہو گیا (بہجۃ الاسرار)

واقعہ ۲۴ حضرت شیخ عثمان بن مرزوق کے سامنے غلچیوں کے غلولوں سے مرنے والے پرندوں کا ڈھیر لگ گیا ذبح کی نوبت نہ آئی تھی آپ نے کہا یہ تمہارے لئے حلال نہیں نہ تم کھاؤ اور نہ کسی دوسرے کو کھلاؤ۔ انہوں نے کہا کیوں آپ نے فرمایا یہ مردے ہیں غلچیوں نے ہنستے ہوئے کہا تم انہیں زندہ کر دو آپ نے فرمایا بسم اللہ ، واللہ اکبر ، اللہ ان کو زندگی بخش

دے تو وہ پرندے زندہ ہو کر اُڑ گئے اور علچی دیکھتے رہ گئے (بھجۃ الاسرار)

واقعہ ۲۵ شیخ علی بن وہب اپنے بیلوں کی جوڑی جوتتے تھے اور انہیں اپنے ہاتھوں سے نہ چھوتے تھے جب ان سے کہتے کہ ٹھہر جاؤ تو وہ ٹھہر جاتے جب ان سے کہتے چلو تو وہ چل پڑتے تھے بسا اوقات گیہوں کے بیج بوتے تو وہ فوراً اگ آتی۔ آپ کا ایک بیل مر گیا آپ اس کے پاس آئے اور اس کے دونوں کانوں کو پکڑ کر کہا۔ اے اللہ۔ تو اس کو میرے لئے زندہ کر دے تو وہ بیل اٹھ کھڑا ہوا اور کان جھاڑنے لگا (بھجۃ الاسرار)

واقعہ ۲۶ شیخ موسیٰ بن ماہین کو جب قبر میں دفن کیا گیا تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگ گئے اور ان کی لحد ان کیلئے فراخ ہو گئی جو شخص ان کو قبر میں اتارنے کیلئے گیا تھا وہ بے ہوش ہو گیا (بھجۃ الاسرار) نمازی قبر میں کہے گا مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھتا ہوں (الحدیث) شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی کے سامنے بھنی ہوئی مچھلیاں رکھی تھیں آپ نے ان کی طرف اشارہ کر کے کہا اے بھنی ہوئی مچھلیو جو اس دستر خوان میں اکٹھی ہو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو جاؤ اور دوڑنے لگو ابھی آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ وہ صحیح سالم ہو کر دریا میں کود پڑیں اور جہاں سے آئیں تھیں وہاں چلی گئیں (بھجۃ الاسرار)

واقعہ ۲۷ شیخ احمد کے سامنے ایک بزرگ ہوا سے اتر کر بیٹھ گیا آپ نے اسے مرحبا کہا وہ عرض کرنے لگا بیس دنوں سے میں نے کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے آپ مجھے میری خواہش کے مطابق کھلائیں، پلائیں فرمایا تم کیا چاہتے ہو اس نے اوپر دیکھا

تو پانچ مرغابیاں اڑتیں نظر آئیں کہا ان میں سے ایک بھنی ہوئی اور دو روٹیاں اور ٹھنڈا پانی چاہتا ہوں شیخ نے ایک مرغابی کو دیکھ کر اسے حکم دیا کہ مرد کی بھوک کیلئے جلدی کر ابھی آپ کا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک مرغابی بھنی ہوئی ان کے سامنے آ گئی پھر شیخ نے دو پتھروں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ان کو دو روٹیاں بنا کر رکھ دیا یہ روٹیاں دنیا کی عمدہ روٹیاں تھیں پھر ہوا کی طرف ہاتھ بلند کیا تو ایک سرخ کوزہ پانی بھرا لے لیا، اسے کھانے کا حکم دیا اس نے ہڈیوں کے سوا کچھ نہ چھوڑا اور ہوا میں پرواز کر گیا ادھر شیخ احمد اٹھے اور ہڈیوں پر ہاتھ رکھا اور کہا اے متفرق ہڈیو اب تم چلی جاؤ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا تو وہ بھنی ہوئی مرغابی زندہ ہو گئی اور ہوا میں اُڑ گئی (بھجۃ الاسرار)

واقعہ ۲۸ حضرت شیر شاہ سید جلال الدین سرخ پوش بخاری کے والد ماجد سفر پر گئے اور بخارے کی ذمہ داری آپ پر عائد کر دی بخارے میں ایک لڑکا فوت ہو گیا لوگ اسے دفنانے کیلئے قبرستان روانہ ہوئے اچانک آپ کی نگاہ پڑی اور پوچھا یہ کیا ماجرا ہے عرض کیا گیا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اس کی نماز جنازہ کے بعد دفنانے چلے ہیں فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ ہو تب بھی دفنائیں گے آپ کے اس کہنے سے وہ لڑکا کلمہ پڑھ کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے گھر چلا گیا۔ (حدیقۃ الاسرار)

واقعہ ۲۹ حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت بخاری جدہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے وہاں سے حضرت بدرالدین یمنی کا جنازہ گزرا آپ نے

فرمایا ہم ان کی علیحدگی میں زیارت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ انہیں مسجد میں لایا گیا آپ نے نفل ادا کرنے کے بعد تلاوت شروع کر دی جب اس آیت پر پہنچے۔ یخرج الحی من المیت یخرج المیت من الحی۔ یعنی اللہ زندوں کو مردوں سے نکالتا ہے اور وہی مردوں کو زندوں کو نکالتا ہے تو وہ بزرگ اٹھ بیٹھے اور اپنے گھر چلے گئے (ہشت اولیاء)

واقعہ ۳۰ قاضی محمود کو جب دفن کرنے لگے تو آپ کے والد نے آخری دیدار کرنا چاہا جب ان کے چہرے سے کپڑا اٹھایا گیا تو وہ ہنسنے لگے اور اپنے والد کو دیکھنے لگے آپ کے والد نے فرمایا، محمود، یہ بچوں جیسی ادا کیسی تو آپ نے آنکھیں بند کر لیں (اخبار الاخیار)

واقعہ ۳۱) شیخ صلاح درویش کی مزار پر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا مجھے تو صرف ایک جائے نماز اور ایک پانی کا گھڑا درکار ہے، شیخ کی قبر سے آواز آئی حوض پر آجاؤ جائے نماز اور گھڑا لے جاؤ وہاں پہنچا تو اسے یہ چیزیں مل گئیں (اخبار الاخیار)

واقعہ ۳۲ شاہ عبداللہ قریشی نے ایک بار جذبہ وحال کی کیفیت میں ایک بکری کو اٹھا کر زمین پر دے مارا وہ بے چاری مر گئی لوگوں نے کہا غریب بکری کو خوامخواہ مار دیا تو آپ نے مری بکری کی پشت پر لات مار کر فرمایا کھڑی ہو جا اور مجھے بدنام نہ کرو مردہ بکری زندہ ہو گئی (اخبار الاخیار)

واقعہ ۳۳ شیخ علاؤالدین کے پاس آکر ایک شخص نے کہا میرے پاس تریاق ہے آپ نے فرمایا میرے پاس بھی ہے اس نے ایک چڑیا پکڑی اور اس کے حلق میں زہر ٹپکا دیا تو وہ مرگئی آپ نے اپنے لنگر خانے سے روٹی کا ٹکڑا منگوایا اور اسے پانی میں بھگو کر اس کے حلق میں ڈالا تو وہ چڑیا زندہ ہو کر اُڑ گئی (اخبار الاخیار)

واقعہ ۳۴ شیخ نجم الدین مندوی کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے ایک مردے کو زندہ کر دیا تھا (اخبار الاخیار)

واقعہ ۳۵ ابو یعقوب سنوسی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کیا جب اسے قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں میں نے کہا مرنے کے بعد بھی زندگی ہے کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے (روض، فضائل صدقات حصہ دوم ص ۵۴۱ و شرح الصدور)

واقعہ ۳۶ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا میں نے کہا میرا انگوٹھا چھوڑ دے مجھے معلوم ہے کہ تو مرا نہیں ہے ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کیا ہے اس نے میرا انگوٹھا چھوڑ دیا (فضائل الصدقات شرح الصدور)

رسمِ حفاظت - ابوجہل کا ٹھکانہ - طعام کی تسبیح وغیرہ

حکایتیں اور لطیفے ص ۱۹۷ ۱۹۸

واقعہ ۳۷ ایک کفن چور نے بتایا ایک عورت کا انتقال ہو گیا میں اس کا کفن چرانے کی غرض سے گیا جب قبر کھود کر اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا تو اس نے کہا سبحان اللہ۔ ایک جنتی آدمی ایک جنتی عورت کا کفن چھین رہا ہے کفن چور نے کہا وہ کیسے؟ تو عورت نے کہا کیا تو نے میرے جنازے کی نماز نہیں پڑھی؟ کفن چور نے کہا ہاں پڑھی تھی عورت کہنے لگی، اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ جو کوئی میری نماز جنازہ پڑھے گا اس کی بخشش ہو جائے گی (شرح الصدور ص ۱۹۰، ص ۲۰۵) جب اولیاء اللہ کا یہ حال ہے تو انبیاء و مرسلین بالخصوص امام انبیاء و مرسلین کا مقام کیا ہوگا۔ علماء دیوبند کے پیر حضرت حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں ولی مرتا نہیں ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے (شمائم امدادیہ و امداد المشتاق) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی زندگی کے بارے میں چہ میگوئیاں کرنا اور ان کی تنقیص و توہین کے درپے ہونا ایمان کی تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے جان پتھروں کو گویا کر دیا اور کھجور کا مردہ تنا آپ کی پشت مبارک سے لگ کر ابدی زندگی پا گیا ایسی شان والے پیارے رسول حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ لوگ مردہ کہنے سے نہیں شرماتے مگر مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ☆ میری چشم عالم سے چھپ جانے والے انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالے کے بعد حیات النبی اور خواب میں دیدار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات منظر عام پر لائے جائیں گے۔

قبر والوں کے بارے میں دیو بندی نظریہ

دیو بندی مکتب فکر کی مشہور و معروف کتاب ارواح ثلاثہ سے حکایت ۲۴۷ ملاحظہ ہو۔ مولانا حبیب الرحمٰن نے فرمایا۔ مولوی احمد حسن امروہی اور مولوی فخر الحسن گنگوھی میں باہم معاصرانہ چشمک (مخالفت) تھی اور اس نے بعض حالات کی بنا پر ایک مخاصمت اور منازعت (جھگڑے) کی صورت اختیار کر لی اور مولانا محمود حسن صاحب گو اصل جھگڑے میں شریک نہ تھے نہ انہیں اس قسم کے امور سے دلچسپی تھی دیگر صورت حال ایسی پیش آئی کہ مولانا بجائے غیر جانبدار رہنے کے کسی ایک جانب جھک گئے اور یہ واقعہ کچھ طول پکڑ گیا اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحب نے مولانا محمود حسن کو اپنے حجرے میں بلایا (جو دار العلوم دیو بند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے موسم سخت سردی کا تھا مولانا رفیع الدین نے فرمایا پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھو مولانا نے اسے دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا اور فرمایا واقعہ یہ ہے کہ مولانا نانوتوی (قبر سے نکل کر جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہو گیا میرا لبادہ تر بتر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے بس میں نے یہ کہنے کیلئے بلایا ہے محمود حسن نے عرض کیا حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اس کے بعد اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا (ارواح ثلاثہ ص ۲۸۸، ۲۸۹)

غیر مقلدوں کا نظریہ

حبیب الرحمٰن کا بیان ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت ضیاء معصوم صاحب کا مرشد امیر حبیب اللہ خاں، شاہ کابل پٹیالہ تشریف لائے تو انہوں نے سرہند جانے کیلئے قاضی جی (سلیمان منصور پوری اہلحدیث) کو اپنے ساتھ لیا حضرت ضیاء معصوم صاحب جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی پر مراقبہ کیلئے بیٹھے تو قاضی جی نے دل میں کہا شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کہنی ہو ان سے الگ ہو جانا چاہیئے ابھی اپنے جی میں یہ خیال لے کے اٹھے ہی تھے کہ حضرت نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا سلیمان بیٹھے رہو ہم کوئی بات تجھ سے راز سے نہیں رکھنا چاہتے قاضی صاحب نے دوستوں سے ذکر کیا کہ یہ واقعہ مراقبہ یا مکاشفہ کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے (کرامات اہلحدیث ص ۱۹) مندرجہ دونوں واقعات سے جو واقعات سے جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) قبر والے زندہ ہوتے ہیں (۲) دنیا والوں کی باتیں سنتے ہیں (۳) لوگوں کی مخفی باتوں کا انہیں علم ہوتا ہے (۴) قبر سے باہر آتے جاتے ہیں (۵) ہاتھ پکڑنے کی طاقت رکھتے ہیں (۶) مزارات پر جانا سنت ہے (۷) بزرگوں کے روضے ٹھیک ہیں

(۸) بیداری میں اپنا دیدار کراتے ہیں (۹) تصرف و اختیار رکھتے ہیں (۱۰) دیو بندی اور غیر مقلد مندرجہ بالا باتوں کو مانتے ہیں۔۔ **تلک عشرة کاملة۔**